ذاکر موسیٰ... ایک عزم، ایک تحریک!

مسلمانانِ کشمیر کے مجاہد قائد ذاکر موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پر

القاعدہ برِّ صغیر کے مرکزی قائد استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ کا بیان

ادارہ السّحاب برِّ صغیر

1440ھ | 2019ء

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الكريم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

برِّصغیر اور بالخصوص کشمیر کے میرے محبوب مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ ربّ العزت کا فرمان مبارک ہے:

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ...**مؤمنین میں سے کچھ مردِ میدان ایسے ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ اپنا وعدہ سچا کر دکھایا**...فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ... **پس ان میں سے بعض نے اپنا عہد پورا کر دیا**... وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ... **اور ان میں سے بعض انتظار کر رہے ہیں**...وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ... **اور وہ اپنے عزائم میں ذرہ برابر تبدیلی نہیں لائے۔**[1]

آج جہادِ کشمیر کی مبارک تحریک کو ایک اور بطلِ عظیم نے اپنے پاکیزہ خون سے سیراب کر دیا، راہِ حق کا یہ شہسوار، ہمت ویقین کا یہ پیکر، حق پرستی وحقیقت پسندی کا یہ نمونۂ عمل اور غیرتِ ایمانی سے سرشار یہ مردِ مجاہد ذاکر موسیٰ رحمہ اللہ ہے۔ آپ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں مشرک ہندوؤں کے ساتھ ایک جھڑپ میں شہید ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! ذاکر موسیٰ بھائی کی شہادت کی اس اندوہناک خبر نے یہاں افغانستان میں ہم سب مجاہدین کے دلوں کو غم سے بھر دیا ہے، ہم اس موقع پر اپنے کشمیری بھائیوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ ذاکر موسیٰ بھائی کی شہادت قبول فرمائے، کشمیری قوم کو سینکڑوں، ہزاروں ذاکر موسیٰ نصیب کرے اور کشمیر سمیت پورے برِّ صغیر کے مسلمانوں کو ذاکر موسیٰ، برہان وانی اور افضل گورو جیسے قائدین کا پیغام آگے بڑھانے کی توفیق دے۔

غیرت ایمانی سے سرشار کشمیر کے میرے عزیز بھائیو!

ذاکر موسیٰ ایک پیغام ہے، ایک دعوت ہے، ایک تحریک اور ایک عزم کا نام ہے۔ آپ شہید ہوئے، آپ زندۂ جاوید ہیں ان شاءاللہ، اپنے رب کا رزق حاصل کر رہے ہیں۔ مگر سچ یہ ہے کہ جو شخص اللہ اور صرف اللہ کی غلامی کی دعوت بن کر مارا جائے، جو فرد کفر وظلم سے آزادی کا پیغام بن کر قتل ہو جائے، وہ قتل ہو کر بھی ختم نہیں ہوتا، وہ زندہ ہی رہتا ہے، اُس کی وہ دعوت اور اُس کا وہ پیغام کبھی مرتا نہیں ہے جس کی حقانیت اور افادیت پر اپنی قیمتی ترین متاع، متاعِ زندگی اس نے قربان کی ہو۔ اُس کے گرے ہوئے خون کا ایک ایک قطرہ اس کی سچائی اور اخلاص پر گواہی دیتا ہے۔ شیخ عبد اللہ عزام رحمہ اللہ نے شہید سید قطب رحمہ اللہ کے یہ جو کلمات کہے ہیں آج یہ ہمارے ذاکر موسیٰ بھائی کی شہادت پر بھی صادق آتے ہیں، فرماتے ہیں:

"ہمارے الفاظ شمع کی لو کی مانند ہیں (یعنی یہ ہلکا اثر رکھتے ہیں)، مگر جب ہم اپنے مبنی برحق موقف اور سچے مقصد پر ڈٹ جاتے ہیں اور اس کے راستے میں قتل ہو جاتے ہیں تو ہمارے ان مردہ الفاظ میں پھر جان پڑ جاتی ہے اور وہ زندہ الفاظ پھر لوگوں کے دلوں کو حرارت بخشتے ہیں۔"

---

[1] مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا۔

"مؤمنین میں سے کچھ مردِ میدان ایسے ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ اپنا وعدہ سچا کر دکھایا پس ان میں سے بعض نے اپنا عہد پورا کر دیا اور ان میں سے بعض انتظار کر رہے ہیں اور وہ اپنے عزائم میں ذرہ برابر تبدیلی نہیں لائے۔" (سورۃ الاحزاب:۲۳)

عزیز بھائیو!

راہِ حق میں اپنی جانیں لٹانے والے رجال پر اللہ نے یہ خاص کرم کیا ہے کہ جب ان کے جسم کی قربانی قبول کی جاتی ہے تو ان کے اقوال کے لیے بھی زمین والوں میں پھر قبولیت رکھی جاتی ہے اور وہ اقوال صداقت پسند لوگوں کو حق راستے کی طرف کھینچتے چلے آتے ہیں ۔ اللہ کے اذن سے ذاکر موسیٰ کی دعوت اِن کی شہادت کے بعد اب زیادہ حدّت کے ساتھ ابھرے گی، اِن کا موقف اِن کا خون گرنے کے بعد اب مزید طاقت حاصل کرے گا، اِن کا پیغام پہلے بھی مدلل تھا، یہ لاجواب تھا، سچ پر مبنی تھا مگر اب یہ پہلے سے زیادہ مؤثر ہو گیا ہے۔ ذاکر موسیٰ بھائی ایک روشن ستارہ تھے، وہ ستارہ جو جموں و کشمیر کے افق پر نمودار ہی اس لیے ہوا تھا کہ مسلمانانِ کشمیر آزادیٔ کشمیر کا صحیح راستہ پہچانیں، وہ اُن بھول بھلیوں سے نکل آئیں کہ جن کے اندر ظالم خائنوں نے ان کی مبارک تحریک کو پھنسار کھا ہے۔ آج بلا شبہ وہ تابناک ستارہ ایک کہکشاں میں تبدیل ہو گیا ہے، ایسی کہکشاں جس میں برہان مظفر وانی اور افضل گورو سے لیکر امیر لمؤمنین ملا محمد عمر، شیخ اسامہ بن لادن اور مولانا عبد الرشید غازی جیسے بے شمار ستارے جگمگا رہے ہیں ۔ آج اس کی روشنی میں کشمیر کے مظلوم مسلمان حق و باطل اور اپنوں اور پرایوں کے بیچ فرق پہلے سے کہیں زیادہ اچھی طرح پہچانیں گے ۔ تاروں کا یہ جھرمٹ مجاہدینِ کشمیر کو آزادیٔ کشمیر کا وہ مبارک راستہ دکھاتا ہے جہاں اللہ کی نصرتیں اترا کرتی ہیں، آزادی کی منزل کی طرف جہاں فاصلے بڑھتے نہیں، گھٹتے ہیں اور جس راستے پر کوئی خائن خفیہ ایجنسی، کوئی کفریہ عالمی طاقت یا کوئی عالمی طاغوتی ادارہ مسلمانانِ کشمیر کی عظیم قربانیوں کو ضائع نہیں کر سکے گا۔

عزیز بھائیو!

ذاکر موسیٰ رحمہ اللہ منفرد تھے، آپ سیلاب کی رو میں بہنے والے نہیں تھے کہ وہ خائن ایجنسیوں کو جہادِ کشمیر کی مبارک تحریک سے کھلواڑ کرتا دیکھتے اور خاموش تماشائی بنے رہتے ، وہ ہوا کے رخ میں ایسا ایک قدم لینا بھی اپنے ایمان کی توہین سمجھتے تھے جس کے رُخ بہ منزل ہونے کا انہیں یقین نہیں ہوتا۔ آپ نے جہادِ کشمیر کے نشیب و فراز اور اتار چڑھاؤ کے اسباب سمجھے، انہیں نظر آیا کہ یہ پاکستانی خفیہ ایجنسیاں ہی ہیں جو اس جہاد کو اپنے ماتحت رکھ کر پیش قدمی سے روکتی ہیں اور یہ پاکستان کے جرنیل ہی ہیں جو مظلوم کشمیری قوم کی عظیم قربانیاں محض اپنے مذموم مفاد کی خاطر استعمال کرتے ہیں۔ شہید افضل گورو اور غازی بابا شہید جیسے اصحابِ نظر کے افکار سے بھی آپ کا نظریۂ جہاد قوی ہو گیا، امارت اسلامی افغانستان سے لیکر یمن و مالی اور صومالیہ تک کے گرم محاذوں اور ان سے اٹھتی پکاروں نے بھی آپ کو تحریک جہاد کی سمت سمجھانے میں مدد دی۔ آپ کو شریعت کی یہ بنیادی تعلیم قبول کرنے میں دیر نہیں لگی کہ جہاد فی سبیل اللہ وہ ہے جس کا مقصد اللہ کی عبادت، اقامتِ دین، شریعتِ الٰہی کا نفاذ اور مظلوم انسانوں کی مدد و نصرت ہو، آپ کو اس نتیجے تک پہنچنے میں بھی دشواری نہیں ہوئی کہ اصل آزادی کیا ہے اور وہ نام نہاد 'آزادی' فی الحقیقت کیا چیز ہے جس کے نام پر تعاون کے جھوٹے وعدے کیے جارہے ہیں ۔ آپ کو یقین ہو گیا کہ جہادِ کشمیر اگر پاکستانی خفیہ ایجنسیوں کے ماتحت رہا، تو قربانیوں کا یہ سلسلہ چاہے ہزار سال بھی چلے، وہ آزادی کبھی حاصل نہیں ہو گی جس کا خواب کشمیری مسلمانوں نے اپنی آنکھوں میں بسار کھا ہے۔

کشمیر کے میرے عزیز بھائیو!

ذاکر موسیٰ بھائی سچے تھے، راست گوئی اور حق پرستی میں پکے تھے، اُن میں دورنگی نہیں تھی ، یہ اُن کے لیے ناممکن تھا کہ وہ آزادی کا راستہ تو پہچانیں، اپنی آنکھوں سے کامیابی کی طرف چڑھنے والے زینوں کا مشاہدہ تو کرلیں مگر محض اس وجہ سے ان پر قدم نہ رکھیں کہ اِن پر چڑھنا آسان نہیں ہے۔ اُن کے سامنے چناؤ مشکل یا آسانی کے بیچ نہیں تھا، آپشن آزادی اور غلامی کے درمیان تھا، خود شناسی یا خود فریبی کا سوال تھا، حقیقتِ حال دیکھ کر صحیح رخ پر قدم بڑھانے یا آنکھیں بند کر کے بے سمت حرکت جاری رکھنے میں انتخاب کا سوال تھا، پس آپ نے وہ راستہ چنا جو آپ کے ضمیر کو حق نظر آیا اور جس پر چل کر اپنی قوم کے دکھوں کے مداوے کا یقین انہیں ہوا۔ اللہ کی زمین پر اللہ کی شریعت نافذ کرنے اور نجس ہندوؤں کے تسلط سے آزادی کا جھنڈا آپ نے اٹھایا، 'شریعت یا شہادت' کا عظیم نعرہ آپ نے بلند کیا اور یہ عہد کر لیا کہ بس اسی کے لیے لڑا جائے اور اس دعوت ہی پر قربان ہوا جائے کہ یہی مطلوبِ شریعت ہے، یہی جہاد فی سبیل اللہ ہے اور صرف یہی آزادی کا راستہ ہے، انہیں

کھلی آنکھوں کے ساتھ واضح دکھائی دیا کہ اس راستے کے سوا ہر دوسرا راستہ، ہر دوسرا نعرہ اور آزادی کی ہر دوسری کوشش خود فریبی ہے ،ایسی بے رحم خود فریبی کہ جس سے اپنی مظلوم قوم کے زخموں میں مزید اضافہ تو ہو گا مگر یہ زخم مندمل کبھی نہیں ہوں گے ! اس نوجوان قائد نے جو حق سمجھا تو اس کے حق ہونے کی بر ملا گواہی بھی دی اور اس شان سے یہ گواہی دی کہ علامہ اقبال رحمہ اللہ کے یہ اشعار اگر ان کی تعریف میں کہے جائیں تو ان شاءاللہ مبالغہ نہیں ہو گا:

ہے وہی تیرے زمانے کا امامِ برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بے زار کرے
موت کے آئینے میں تجھ کو دکھا کر رخِ دوست
زندگی تیرے لیے اور بھی دشوار کرے
دے کے احساسِ زیاں تیرا لہو گرمادے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے

پھر عزیز بھائیو! یہ بھی ذاکر موسیٰ بھائی پر اللہ کا فضلِ عظیم تھا کہ نفاذِ شریعت کا نعرہ، محض ایک نعرے کے طور پر آپ نے نہیں لیا، خود شریعت کے سامنے جھکنا اور اس پر عمل کرنا بھی آپ نے اپنا ہدفِ اول بنایا اور جہادی معاملات میں علماء جہاد سے حکم شرعی جاننا اپنا طریقہ رکھا ۔ اس نیک سیرت قائد کی یہ خوبی بھی بہت پیاری تھی کہ آپ نے نیک جذبات کے تحت کی ہوئی کسی غیر موزوں بات پر کبھی اصرار نہیں کیا، بلکہ آئے دن آپ کی دعوت اور جہاد میں نکھار آتا گیا، یہ آپ کی عظمت اور بالغ نظری ہی تھی کہ داعش جیسے مسلمانوں کے قاتل ٹولے کی چکاچوند سے بھی متاثر نہیں ہوئے، آپ نے داعش کی مخالفت کر کے کشمیر میں اس فساد کا راستہ روکا اور یہ واضح کر دیا کہ نفاذ شریعت اور آزادی کشمیر کے لیے جہاد جہاں فرض ہے، تحریکِ جہادِ کشمیر کو لٹیروں اور رہزنوں سے محفوظ کرنا جہاں لازم ہے، وہاں مسلمان عوام کے ساتھ محبت و نصرت کا تعلق نبھانا اور ان کی جان، مال اور عزتوں کی حفاظت کرنا بھی برابر فرض ہے۔

کشمیر کے ہمارے محبوب اور عزیز بھائیو!

آج ہم کشمیر کے تمام مجاہدین اور سب مسلمانوں کے ساتھ تعزیت کرتے ہیں اور انہیں مبارک باد بھی دیتے ہیں کہ اس قوم میں ذاکر موسیٰ جیسے پہاڑوں سے ٹکرانے والوں کی کمی نہیں ہے، ہندو فوج کی بے شمار رکاوٹوں کے باوجود ذاکر موسیٰ بھائی کے جنازے میں چالیس ہزار سے زائد کی تعداد میں مسلمانانِ کشمیر کی یہ حاضری اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ قوم ذاکر موسیٰ کے عظیم موقف کی حمایت کرتی ہے اور یہ قوم کامیابی کے اُس راستے پر چلنے کے لیے تیار ہے جس کی نشاندہی موسیٰ بھائی نے اپنے خون سے کی ہے۔ ذاکر موسیٰ بھائی محض کسی خاص جماعت کے فرد نہیں ہیں ،وہ کشمیر کے ہر مجاہد اور ہر کشمیری ماں، بہن اور بھائی و بزرگ کے خیر خواہ تھے، لہٰذا ہم کشمیر کے ہر مسلمان اور بلا کسی جماعتی تفریق کے ہر مجاہد سے یہ التجا کرتے ہیں کہ ذاکر موسیٰ کا پیغام اپنے سینے سے لگا لیجیے، اس پیغام پر لبیک کہیے، اللہ کی حاکمیت قائم کرنا، شریعت کی اتباع کرنا ، قوم پرستی اور وطنیت کے بتوں کو پاؤں تلے روندنا اور ایک امت کا تصور اجاگر کرنا، مظلوموں کی مدد و نصرت، ظلم و کفر کے ہر تسلط سے آزادی، ہر تعصب سے سینوں کو پاک کر کے اللہ کے لیے دوستی اور اللہ ہی کے لیے دشمنی، عدل و احسان کا فروغ اور تحریکِ جہادِ کشمیر کی باگ ڈور مکمل طور پر اپنے ہی ہاتھوں میں رکھنا یہ سب امور اللہ کے دین کے مطالبات ہیں اور ان پر عمل کرنا ہی ذاکر موسیٰ رحمہ اللہ کا پیغام ہے۔ اس پیغام پر لبیک کہیے، اس کے لیے متحد ہو جایئے، دنیا کی کسی خفیہ ایجنسی کو اپنے راستے میں رکاوٹ مت بننے دیں اور نجس ہندوؤں کے خلاف اس جہاد میں اُس اللہ پر توکل کیجیے کہ جس کے ہاتھ میں تمام ایجنسیوں اور تمام اربابِ اقتدار کی جان ہے۔

یہاں یہ بھی عرض کروں کہ بی جے پی کی یہ حالیہ فتح ثابت کرتی ہے کہ ہندوستان کی اکثریت کشمیری مسلمانوں پر بالخصوص اور ہندوستانی مسلمانوں پر بالعموم ظلم ڈھاتے رہنے پر جہاں متفق ہے وہاں یہ بھی حقیقت ہے کہ پاکستانی فوج اور یہاں کی منافق حکومتیں مسلمانانِ کشمیر کا کب کا سودا کر چکی ہیں اور ان کی نام نہاد سیاسی تائید کا یہ ڈرامہ بھی اب زیادہ عرصہ نہیں چل پائے گا۔ ایسے میں آپ کی جرأتِ ایمانی کا امتحان ہے ، آپ صرف اللہ پر بھروسہ کیجیے، موقع پرست اور خود غرض جرنیلوں کی طرف بالکل مت دیکھیے، مسلمان عوام اور مجاہدین کو اپنا دوست رکھیے اور انہی کے تعاون سے اپنا یہ مبارک جہادی سفر کو آگے بڑھائیے ،وہ رب ذوالجلال اس پر قادر ہے کہ وہ آپ کی مدد اُس صورت میں کرے جس کی آپ کو توقع بھی نہ ہو۔

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

و آخر دعوانا ان الحمدللہ ربّ العالمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ